

آن دو انسانوں نے سمندر میں چپلائگ لکھا دی تا ناصیرتے
حاجد کو کہا کہ چلو این کا یہا سترتے ہیں
ایسا لگتا ہے کہ دال میں تو کالا ہے

صرار و راجد گر جیوں کی جگہاں گزارنے کے لئے اپنے
کے نام سے پکارا احبابات تھا وہ سمندر میں تیرتے ہوئے
ساحل سمندر کی سیرتہرے کو آئے ہوئے تھے آج اس
ساحل پر کوئی نہ تھا کونکہ تمام لوگ اتوار کو چھوڑ والے
ناصر اور راجد کو بہادری پر پڑھنا پڑا۔

یہ اس سماں پڑاتے تھے
کہ صرار و راجد ساحل سمندر کی سیرتہرے ہے تھے کہ زبان اب وہ بہادری کے میں اول پر یہ چکے تھے کہ اپا نڈ راجد
روزہ ری نظر آئے جین کا عجیب قسم کا لباس تھا ان تھر کا پاؤں پیسلا اور راجد پنج جائے اسمندری سسٹکروں
نے راجد کے قدم سے جیخ سنی تو وہ حلہ سے باہر نکلے یہاں
پر ٹوپی سترخ رنگ کی اور ہنکھوں پر بنیا۔
ناصر اور راجد کو ہر دمی مشکلوں سے لگ تھوڑی تک بعد باہر نکلے تو کوئی نہ تھا اور چاروں طرف ستنا ٹاچھا یا

سمندری سمکھر تحیر فضل الرحمن

صرار و راجد گر جیوں کی جگہاں گزارنے کے لئے اپنے
کے نام سے پکارا احبابات تھا وہ سمندر میں تیرتے ہوئے
ساحل سمندر کی سیرتہرے کو آئے ہوئے تھے آج اس
ساحل پر کوئی نہ تھا کونکہ تمام لوگ اتوار کو چھوڑ والے
ناصر اور راجد کو بہادری پر پڑھنا پڑا۔

یہ اس سماں پڑاتے تھے
کہ صرار و راجد ساحل سمندر کی سیرتہرے ہے تھے کہ زبان اب وہ بہادری کے میں اول پر یہ چکے تھے کہ اپا نڈ راجد
روزہ ری نظر آئے جین کا عجیب قسم کا لباس تھا ان تھر کا پاؤں پیسلا اور راجد پنج جائے اسمندری سسٹکروں
نے راجد کے قدم سے جیخ سنی تو وہ حلہ سے باہر نکلے یہاں
پر ٹوپی سترخ رنگ کی اور ہنکھوں پر بنیا۔
ناصر اور راجد کو ہر دمی مشکلوں سے لگ تھوڑی تک بعد باہر نکلے تو کوئی نہ تھا اور چاروں طرف ستنا ٹاچھا یا

کی صریح بھی کی اور رسم کو خار میں چھوڑ کر سمندری سکھروں
کا پہنچا کرتے لگا وہ پہلے کہ حیران رہ گیا کہ سماں مکمل فرمہ
وہیں چھلیوں کو اٹھائے ہوئے ہی جا رہے تھے
اور ناصر بھی ان کے پیچے پیچے تقاضا چانک چلنے
ناصر کو چینیک آئی حسین کی آواز سمندریں تک جا پہنچی
سمندریں نے ظالم نظروں سے پیچے کی طرف دیکھا تو وہ ناصر
کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آج پہلی صرتہ ہی اس طرف
آنے کی کسی نے بھت کی ہے اُن دونوں سمندریں نے ناصر
کو پیکھا اور پُر پھا کر وہ لون ہے پرانا صدر کیوں نہ بولا بھیر

پرانے ظالم حمروں کو پھول دیاں بہنادیں
اور ہتھوڑی دیکھ بعد ظامِ اسلام پولیس ٹرلوں میں اتلار
جیا گیا اور ظامِ سمندنگ شدہ حال بھی پکڑ لیا گیا
اور ظامِ پولیس استشیش چل پڑی ناصر اور حاجد
کے گھر والے بڑے پریشان تھے اُنہوں نے جب ناصر اور حاجد
کو دیکھا تو ان کے جہرے پر خوشی کی لہر دوڑ لئی دوسرے دن
ناصر اور حاجد کو اعلیٰ الفاظ میں فراز کیا اور انکی
حوالہ رخراکی کی کھوڈ پر بعد ناصر اور حاجد کو خبروں
میں پیش دیشیں پر دیکھایا گیا اور ان کے کارناق کے قتل
تبایا گیا کہ اگر جب تک یا ایستان میں الیسے بچے پڑیں
ہمارا خلاص ترقی کرتا رہے گا نافری اور حاجد بہت خوش تھے
کیونکہ ان کو اپنی محنت کا پھل مل چکا تھا۔ فرم شد

نظم

پیار کرنا جرم نہیں جرم یوں سمجھی ہو
تلرار کرنا جرم نہیں جرم کیوں سمجھی ہو
پیار کرنا جرم —————

جرم ہے دل کو تنبیہ کہنا
دل کی تنبیہ اسی کو جبوری کیوں سمجھی ہو

پیار کرنا جرم —————
میری جان تیرے لئے دل کا داروازہ کھلا رہتا ہو
انتظار میں سن ہلنا اکٹی جرم تو پہنچنے کی وجہ می
پیار کرنا جرم —————
دل کا جا تباہ کر دس کا دیدار کرنے فضل
دیدار کرنا جرم نہیں پھر جرم کیوں سمجھی ہو
پیار کرنا جرم —————

تحریر (فیصلہ کرچن)

سمندریں نے ناصر کو جا رہ قید خانہ میں نہیں بردیا
اب سمندر عاری طرف پل پڑے کیونکہ غار میں ان
کا سماں تقاضا جب وہ غار میں پیچے تو ماہدیو دیکھ
کر حیران رہ گئے اور پھر اسے اٹھا کر اپنے
ہمہن خانے میں لے گئے قیمان اُنکی خوبی مدارت
کی اور حاجد کو اپنے گروپ میں شامل کر لیا
کچھ دلنوں کے بعد سمندریں کو حاجد نے اپنے اختیار
میں لے لیا اور دوسرے دن حاجد کو بہب قاتے
جیں لے گئے جہاں پر طریق طریق کا سلمک تیار
پوتا تھا کچھ دلنوں کے بعد حاجد کو ہیں اُسی کام پر لگا
دیا گیا حاجد کی پہ بھی ڈیلوٹی تھی کہ وہ جمع شام
ناصر کو گھانا دینے جاتا تھا آج جب حاجد
ناصر کے پاس کھانا لے کر پہنچا تو اس نے ناصر کے
کان میں کھو باتیں کیں۔ کہ میں رات کو ٹیکن ہوں کروزگا
اور صح نک پہنچاںم سمندر پکڑے جا سی کے صح جب
جب ظام سسر پر باکفر کہ کر جا گئیں تم نہ ہیا لالا رسر
کچھ دلیر کے گفتگو کے بعد حاجد ناصر کے کمرے سے ٹکری
آیا اب رات ہو چکی تھی مغوطی دلیر تو حاجد نے انتظار
کیا اور جب بیٹھ ہوئے میں سے دعویں ٹکری باقی تھے
تو حاجد نے اور گرد دیکھا کہ کوئی اسے دیکھ تو ہیں رہا
پھر ادھر ادھر دیکھنے کے بعد حاجد پلٹک پر ہم لیا
اوپر پولیس استشیش کا نمبر ملا دیا اور ظام تھبیلات سے
ہلاکہ کیا کچھ دلیر کے بعد پولیس نے پہاڑی کو چاروں طرف
سے گھپر لیا اب باقی کام اور حاجد کا تھا۔

(9)

کشمیر پر لی پر جو الزام رکھا یا جلد یا یہ
وہ الزام ہے

کسی مال یا بہن کا گھر رجاہر دین

پہ بھارا الہامان ہے

(10)

بلندہ اُڑ رہا ہے چونچ میں لے کے تھیا

عید کارڈور کا

اے پرند سے توجہ تو رکھیے سین حال لے کے آتا
صیرے یاروں کا

(11)

محبت میں شمع کی خاطر پروانہ جل جاتا ہے

اچ اس دُنیا میں محبت کر لے فائزہ جل جاتا ہے

(12)

کتنے حسین تھے دن جب ایک سماں چلتے تھے

اب پتھر جام کر پروانہ شمع کی خاطر کیوں جلتے تھے

(13)

آدھے چہرے پر لپڑتا ہے پورا عالم
تو سرنسی لوٹ آتی ہیں

حسن طرح سو کھے پتوئے درخت پر
نشا خیس پھوتے رہتی ہیں

(14)

پیائلوں کی آواز کر دیدیں، ہماریں تپرے نام کی
پر زندگی کی شام کر خیں ہیں یادیں تپرے نام کی

(15)

خونِ جگر کے ڈیاہوں زخموں کی تاب نہ لاؤ نہ کا
اے حل کے خلڑی کے تر سوالمیں تم کو دعا دو زگا

(16)

تپرے چہرے میں بے محیب سی نشش کر کرکے دلوان ہنگان
جائیے جو کی بیوی بیوی دُنیا کو جھوٹ کرتا ہے وجانا ہے

تحریر فصل اس کتاب میں

(1)

نیساں لے کے آرخو شیاں میزرا بھی نہ سارنا
مبارکیں ہر ایک ایک کو دے رکھتے تو پسدا کرنا

(2)

پتے یعنی سلطنت گئے پیری جان تپرے چاہ دئے ہے
لیکن تو نے تو قدر کے بھی نہ دیکھا شاری پیری، ماڑ دئی

(3)

دشمن کی فوجیں کانپتے لگیں محاں پرے پہت سے
کانپتے لگے

گولیوں کی راہش سرستے لگی دشمن آپنا احاطہ
کانپتے لگے

(4)

وہ خود رکھ کر گھاٹھا بے وفا مجھ سے
کھرئے کے بعد یعنی آفریکا پاس تپرے

(5)

دشمن کے گولے چلنے لگاں جن میں وہ خود ہی
جلن لگے ہیں

جنبیہ شہادت کے پیغم جفا کش شہیدیں
کے ہمراں نہ لگتے ہیں

(6)

پیروانے کو شمع ہیں ملتی آخرویت گرتا ہے
اس دُنیا میں وفا نہیں ملتی آخرویت رکھتا ہے

(7)

روضناں کا فہمہ تھا
دیکھا عذر نہیں تھا

کتنے جملے سن فنا طرف
کتنا بالبر کرت، عہدیہ تھا

(8)

اُس نے ہا تھا لوری کے آرخنڈا پاس تپرے
صیرا انت نہار کرتا
گزر گئے کئی دن اب اس کام کا نہیں
اُس کا دیوار کرنا

پہچھاں چیزیں کہاں لوح ذخیرہ ہیں
بیڑوں سال ترکس اپنی بے نوی پہنچتی ہے
بڑی مشکل سے بڑا چین میں دید
وار پیدا

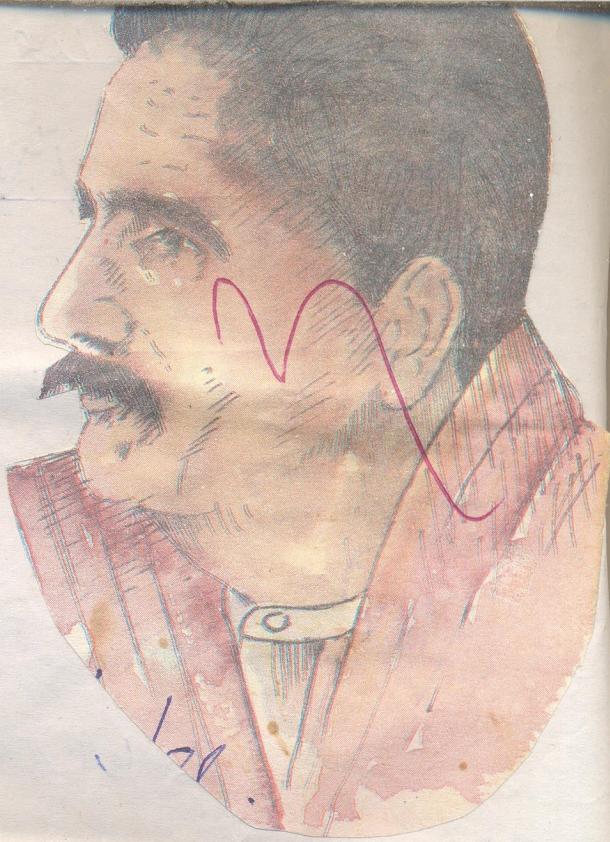
دعا یا رب

پا رب دلِ سلم کروہ زندہ ہمنادے
جو قلب کو گردے جو روح کو تظری پادے
پھرداری فاران کے ہر ذرتے کو حکمادے
پھر شوقِ تماشادے، پھر زوقِ تقاضا

محروم تماشا کر، پھر دیدہ بینا دے
دیکھا ہے جو کبھی میں نے اورون کو تو دیکھا دے
یعنی ہوئے آسکر کو، پھر سُوتھی صم لحل
اس شہر کے خواز کو، پھر و سعیتِ محکمادے

ریں ہو رکنِ طہمت میں ہنر قلب پر لشائی کر
وکھدا غمِ قبیت رسے، جو حیانہ کو شکرانے
رفقت میں قاصد کو، یہ مدد و شر پا کر
خودداری ساحل دے، آزادی دریادے

بے لوثِ محبت، بے باک صداقت ہو
سینوں میں احالاً کر دلِ صورت ہمنادے
احساسِ عنایت کر، ہماری محبت کا
ایمروزِ کی، ہنر و رش میں، اندر پتھر دے
میں ببلیں نالاں بتوں راک اجرے گلستان کا
ہماری شہر کا سائل بتوں، محتاج کو دادے
یادب ادلِ سلم کروہ زندہ ہمنادے
جو قلب کو گردے جو روح کو تظری پادے



علامہ محمد اقبال کی شاعری

آج کل اس دنیا میں شاعری کو بے فضول ہے مجھ کر گندگی
کے ڈھیر میں پھینک دیا گیا ہے اور شاعری کا مقام
اب مقام تک پہنچا

ہم شاعری کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ شاعری
توالیہ ہیں ہے اور آج کل تو کوئی لوگ شاعری کرنے
تو اسے پاگل سمجھا جاتا ہے اور پاگل کے نام سے یاد
کیا جاتا ہے۔

یمارے ذہن میں ہے بات تو اتنی ہی نہیں کہ اتنے لڑے
فکر دیا کر علاوه محمد اقبال نے ہمیں شاعری کی تھی
اگر شاعری بے خودہ اور فضول ہوتی تو علاوه محمد اقبال
شاعری لے کر ہونگا اپنا نتے شاعری کرنا جائز ہے اور جائز
رہے گا شاعری مندرجہ میں جائے لیکن ایسی شاعری نہیں
جائے ہیں یہ پڑھنے والا رہ کو فارغ ہونے والے
شاعری ایسی کی جائے ہیں کا کوئی نہ کوئی طلب بیو فرہاد
علامہ اقبال نے شاعری کے خر لیے مسلماً نہیں کو بیداری سا
شاعری کے ذریعے جب ملک فتح یوسکے یہیں سلطنتیں
حصے یورپ میں تو اس سے خاہیں یہوتا ہے کہ شاعری
حمدانی فرزندگی کا ایک حصہ ہے۔

ملکی ترجم نور جہان

نغمہ

کائے گی دُنیاً سپت صیرے

سریلے رنگ میں
نرا لے رنگ میں

کھرے ہیں ارعالوں میں

کائے گی دُنیاً سپت صیرے

لول صیرے انمول خزانے

لول کوئی دل

والا جانے

ان سے دیلوں میں

پیار ڈھلنے

سریلے رنگ میں

نرا لے رنگ میں

کھرے ہیں ارعالوں میں

کائے گی دُنیاً سپت صیرے

کائے گی دُنیاً سپت صیرے



لون ہے جو ملکی ترجم نور جہان کو ہیں جانتا ہے پاں ایک عظیم ملکو کارہ ہیں آپ نے 74 سال بُر پاشی 6 آپ نے گانے کی ربتداری کی تو لوگوں نے آپکی بہت کو صد افسرائی کی اور آئندہ آپ کا شمار عظیم ملک کاروں میں سے ہونے لگا بچے بُر ہے نوجوان تمام نور جہان کا یوزک دل رکھ رستنے لگے آپ نے بے شمار الیم باری کیئے جن میں نماپاں پیروزک تھا آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ عظیم میں مسلمان سپاہیوں کے ساتھ گئیں اور انہیں مقابلہ میدان میں گاہ کر جوش دالنا ہیں آپکی بہت خدمات ہیں اس پیارے ملک پاکستان پر۔ آپکی یوزک کا اثر آپکی بیٹی نظر ہے پر بھی پڑا اور وہ بھی اب فرسیقی میں اپنا ہم مقام پہنچا ہے۔

آپ نے 74 سال عمر پا کر جو اُنی بہت خدیعت کی۔ پکووسیقی کی حد تک ہیں حوسیقی کا شوق تھا موسیقی سے لگن غصہ مگر کارہ آپ نے بارہوں گھنے ۲۴ تاریخ ۲۰۰۷ء وفات پائی۔

ملکی ترجم نور جہان کی وفات پر پورے قلب رواں کو بہت دُنکو محسوس یہوا کے مررنے سے موسیقی کا ذریعہ روٹ پھٹا جو ایسوں قائم تھا۔

لکھی ہیں عظیم ملکو کارہ نہ اس دُنیا میں تشریف کے نہ لائیں گے۔

اقالی آپکو جنت الغزیوں میں جگہ دے (آمین)
(مقفل الرحمن)

اور ان کے جوابات

پہنچلا سوال توڑ سے

کیا آپ سچ یعنی نور یعنی روشنی ہیں؟
جواب

سچ یعنی ہیں نور میں ایں دن ساعتے ہو جائیں

سب سے پہلے تو صیں رہما اور سعور کھا جائیں

دوسرہ سوال

لیکھو سے

شادی کے بعد کیا ملا؟

جواب

کیا ہنا شادی کے بعد جو ملا تباہ ہیں مسلسل

ایک دنہ فہرست پر لاحسن کا زخم چھیاہیں مسلسل

تیسرا سوال

شان بین

میرے بیان اپنی شان بلند ہے؟

جواب

شان میری بلند ہے نہ بین اس کا جواب نہ پڑا ہے

میری رُلغوں پر رُلغوں کا پل بکھرا ہے

چوتھا سوال

منداوس سے

کیا آپ کو کوئی اگر کہے اپنے منڈپر تعقل کر دو تو اور دو کو

جواب

منڈپ کو حارثا تو کب سے چاہتی ہیں

اُسکے خود مندل کر کرزاد مقناؤ ہیں لڑا چاہتا ہوں

ہیں نتنے پیارے بیارے

بھولے سے انجانے سے

دُکھ درد کے مارے مارے

فلی دُنیا کے ستارے

ریکبو اور صاحبہ اپنے گھروالی

لگتے ہیں جاٹے جاٹے

ذنس کرتے ہیں بھارے

چلتے ہیں روزی کے سہارے

فلی دُنیا کے ستارے

ہیں نتنے پیارے پیارے

اپنے قلک سے ہیں گھوٹے

کون انہیں سمجھا ہے

اپنے گاں کے دلارے

اپنے دادا کے سہارے

فلی دُنیا کے ستارے

ہیں نتنے پیارے پیارے

فلیں بنائے کریں ہیں

پورے قلک کو دکھا رہے ہیں

دیم ہیں کرتے بھارے

کرتے ہیں کرتب نزالے نزالے

فلی دُنیا کے ستارے

ہیں نتنے پیارے پیارے

بھولے سے انجانے سے

دُکھ درد کے مارے مارے

فلی دُنیا کے ستارے

خیر - فضل الرحمن

مکمل راتاں

اڑاپ کو کوچی رانی مل جائے تو ہب مس سے شادی
کریں گے؟

جواب

رافیٰ کورانی مل نہیں سکتی، راجا کورانی مل چلی ہے
حال اڑاکا تو بہ تو بیس $\frac{2}{2}$ بجے اپنی بی بی انلوٹل چلی ہے

سوال نمبر ۶

ارباز سے

ایسا بھین حسین اپنی شکل باز سے حلی جاتی
کسی جو اب کام ارباز کھا گیا؟

جواب

شکل ملتی نہیں لئی باز سے شکل ملتی لئی بعفون سے
یہ جواب سُن کر مجھے اللہ ہب نارا خن سے
تمکی (فقن الرعن) گلیک

شعر

نیساں لے کے ہئے خوشیاں بیٹلہ ہیں دعا رنا
مبارکیں برا کر کر دے دے کے خوش ہبہ پسدا کہنا

پہنچاں کی آواز کے پندیں بیمار دشمنی
بُر زندگی کی شماں کے حصیں ہیں یاد میں تیر نامی

تمکی فقہ الرعن

رواں ۶



معروف گلوکارہ ناز پھسن خوت ہو گیں
بیظہر عصتو اور نواز شریف نے اتحاد قائم کر لیا
پاکستان نے ٹوڑنا فند میں شرکن ارنے کے لیے اندھا اور
سونو لکھ کے نہ گھٹھہ دیش کو رعوت دی
لیکن دوسرے نے اڑ کا رہ دیا

عجب گھنی میں اپنی فٹی فلم تھا اسی کفری ہبوم ہیاں
ایس سال نئے ستارس اور نئے گل کا رونہ کو

حصہ عارف کر ریا گیا

معروف قدر ال ہبز ہبیں مولیں نے دفات
یا ڈی -

معروف گلوکارہ نور جہان نے وفات پا کی
(فغل الرعن)

لطیفہ

ایک ہوت دوسری ہوت سے بچے صیرف
دو ہی اچھے ہیں دوسری ہوتا = تم صح کہہ رہی ہیں
تمہارے دو بچے ہی اچھے ہیں
باقی ہوں پر گھٹے ہیں

(تمکی فغل الرعن)

تحمیر خفیل الرحمن

ہوش آج ہن اپنے بندر سے کھیل رہی تھیں کچھیں کچھیں
ہوش صیران ریگ کی پیٹا میرے بندرا کے ماتھے پرستیں
نے جھائی اس نے جلدی سے کپل کو باہر نکالا
جیسے ہی اس نے کپل باہر نکالا بندرا کی جگہ پر ایک خوبصورت
سی پرستی کھڑی تھی ہوش دُرگی کہ یہ سماں ہوش نے جمع
ہارنا چاہا لیکن پرستی نے اسے روک دیا اور کہا دُروپیں
تم نے خصیری مدد کی بیٹھ معلم تھیں کیا کیوں گی
ہوش مدد، ذہ نیسی مدد - تو پرستی نے اسے بنایا کر جو
سامری جادوگر کے دربار میں راپ غلک ہو گئی تھی
میں پرستا نے سی پرستر کرتے سامری جادوگر کی نگری
میں زکل گئے مجھے دیکھوں کا درفت نظر پا میں نے
جیسے ہی کم توڑنے کی تکشیش میں تھیے یا تقویت سے زور جاگرا
ہوں کو چھوڑا ہیں نقا کو میرا ہا تو جھنک سے زور جاگرا
اور مجھے شد پکڑنے لگا اچانک میرے سامنے اپنے جتنے
جس سیپریاڑہ سینگ تھے اسیلے رہیے بارہ بیٹھا
کہتے تھے بارہ سنتھے علیک دُرگی کھولا اور مجھے اس
ذبیح میں بند کر دیا اور سامری جادوگر کے پاس لے گئی
زمیری جادوگر نے اپنے ہاتھوں سے میرے مائی پرستی
چھوڑا جیسے ہی اس نے عمرے ہائی پرستی پر سلیمان کا میں
اسی مدد بندر بن گئی

اور اس نے پھر اپنے جادو کے ذور سے مجھے میں پر
چینی دیا میں جب چلے زعنی پرستی کو ہب کے باوری
بکار کر دیا۔ جس کی وجہ سے مجھے شدید بیجوت
آئی میں پھر تم نے میری صریع تھی کی اور مجھے اپنے گفر
چر چگہ دی اور مجھے اپنادوست بنایا۔

جب وہ کپل صیرے سیپر سے زکالا گلا جو سامری جادو
کے ہاتھ کا تو میں پھر سے بندر سے پرستی بن گئی
ہوش می پرستی کا نام پڑھا تو پرستی نے اپنا نام
سمیر نیلم بتا پا دو فوٹ میں اب مکمل روشنی پوچلی
تھی پرستی نے اپنے طلب کے ذریعے ہوش کو
بہت سیلیش رواجی ہوش نے کبڑوں اور نوتوں اور
جو توں اور دیگر اشیا دیکی ماٹل کی تو



ایک خز پدار کہانی

خفیل الرحمن

قدہ سب اُنہ کے سامنے آگئیں
پرستی نے ہوش کو ایک خوبصورت سامنے میں بنا
کر دیا اور تمام سیہولتیں فٹھیر کر دیں
ہوش اب عیشیں کی زندگی گزرا رہی تھی۔
اسے خیز و گھان میں بھی پہنچا کہ اسے
انہیں سیہولتیں صیرے ہوں گی کہا تو خوبصورت
کہاوت یہ کہ خدا دینا ہے تو چھپر جھاڑ کر دیتا
ہے۔ پرستی نے ہوش کو ایک چراغ دیا اور اس
دیکھے ہر شام سورج خروب ہوتے تو قبیل جملہ
دیا کرنا پڑھا رہی صدر کرتے رہے گا اور ایک
نالو ٹھی دی اور یہا جب قہیں صبری میزورت
پرستے اس نالو ٹھی کو چوہنا حس خود بخورد
تمہاری حادر کو حافر ہو جاؤ نہیں تھا اور بہت
چر چگہ دی اور مجھے اپنادوست بنایا۔

بہت شکریہ ہوش میں اب اپنے ٹھلکے پرستان
میں جائی ہوں ویاں سب صیرا انتظار کر رہے
ہونگے ہوش نے نالو ٹھی اور چراغ لیا اور کہا
کہ میں بھی تمہارے سامنے ہوں گے
اور پرستان کی سیر کروں گی پرستی اسکو سامنے
لے جانے پر صتفق ہو گئی اور اسے پرستان کی
سیر کر دی جب ہوش آسمان پر اڑ رہی تھی

پاک و کبھی بید کر اس پر بھج جاؤ
لہوشن اس لب بیفٹی ہے تو وہ فالین اس سے اپنے
عمل میں پنجا دیتا ہے۔

لہوشن بڑی خوشی سوزندگی سبکر کر رہی ہوتی
ہے وہ شربت پینے کے لیے اپنی کنیز کو بلوتی
ہے اور کچی پتکہ شربت لے آتی تو کنیز شربت
لاکر لہوشن کے ستر پر یعنی دینی ہے۔

لکوڑی دیپر بعد لہوشن کی ہنگامہ تھلیخ ہے تو
انکل مالد اسکے سر پر پانی یعنی رہی ہوتی ہے
کہ اب ہم جاگ بھی جائیں رات کی سوونی

بڑی ہو

لہوشن جب نہ سب کو دیکھی ہے کہ یہ سب
اس کا خواب ہے زاید وہ ذہن غریب باب
کی غریب چیزوں طریقہ میں پھٹ پڑانے کی طریقے
پہنچ لپڑی ہوتی ہے
اہانگ اسکے دل سے ٹھنڈی آہنگی ہے
کاشش پر خواب نہیں تھا اور چین عیش
کی زندگی سبکر رہی ہوتی۔

ختم شد

نظم
کمک
تم

ستھیریوں پر حوالہ ام لگا پا جا رہا ہے وہ الزام ہے
کسی مال بین کا گھر جا رہا دین پر بین الہماں ہے
ستھیریوں پر حوالہ ام لگا پا جا رہا ہے وہ الزام ہے
پہنچ پہ گولی کھا کر سمجھ سمجھہ رہتے، جفا نش
رہنی حبا کش کی دولت پے وطن، کسی لو اس سے انکار نہیں
کسی مال بین کا گھر جا رہا دین پر بین الہماں ہے
لکوڑے سیاہی پیر ہیں جذبہ شہزادت ریپھو
جو جذبہ شہزادت سے یونکنا رہیں اُن تلوسی میک روکا ہیں
کسی مال بین کا گھر جا رہا دین پر بین الہماں ہے
دینقون کی فوجیں جلنے لپس ہمارے درمیں سُنہ نہیں لگے
ایک دن انہیں بھی کہیں کے لو سٹھیریوں سے وہیں بیان ہے
ستھیریوں پر حوالہ ام لگا پا جا رہا ہے وہ الزام ہے
کسی مال بین کا گھر جا رہا دین پر بین الہماں ہے

(ختم شد)

تجھے (فضل الرحمن)

تیری تعمیر نکال کے تجھے باد کرنا کام ہے میرا
بھر جیں کو دیکھئے جملنا دلاب نام ہے میرا
تیری تعمیر نکال کے تجھے باد کرنا کام ہے میرا
میرے ہنم پیار کا اقرار کرتا ہوں
لیکن تیرے سافنے انجانہ نام ہے میرا
تیری تعمیر سافنے رہ کے تجھے باد کرنا کام ہے میرا
تم جان یو میری میں دھڑکن مہما ری
الیسی بھانی ہلی یوں میں افسانہ نام ہے میرا
تیری تعمیر نکال کے تجھے باد کرنا کام ہے میرا
پیار کی حاضری مہر لے تجھے کہا ہو گا
پیار کی حاضری سے ٹرتی ہو شرعا نا کام ہے تیرا
تیری تعمیر نکال کے تجھے باد کرنا کام ہے میرا

غزل

ستھیریوں (فضل الرحمن) صبری زندگی - صبری زندگی

صبری زندگی میں کوئی آئے گا پہلے کبھی پر سوچا نہ تھا
دل کی دھڑکن کوئی جھٹکے گا پہلے کبھی پر سوچا نہ تھا
صبری زندگی میں کوئی ہوئے گا پہلے کبھی پر سوچا نہ تھا
سوچا تو پر خوب تھا کہ پیار کر دیں گے
حکری تکرار خیرہ بھی یہ گا پہلے کبھی پر سوچا نہ تھا
صبری زندگی میں کوئی آئے گا پہلے کبھی پر سوچا نہ تھا
صبری حابن یو تم دیم تو اعیاص ہیں
کوئی آئے حابن بن جائے گا پہلے کبھی پر سوچا نہ تھا
جدوئی کے غم میں غمیں یو نئے
رزون کو جا لتا بڑھے گا پہلے کبھی پر سوچا نہ تھا
دل کے نکرے ملزک کوئی سمجھا رہا گا ہیں
دل کے ملزکوں میں سماں جان بھی جائے گی پہلے کبھی پر سوچا نہ تھا

بادشاہ کا تکفیر

ایک دفعہ کا ذریعہ کرنلک یہ
نام راجہ تھا اسکی پوری
اسکاریک اکتوبر پہلا شناخت
کے لیے ایران گیا ہوا تھا
ایک سبقتے بعد اُس نے
معتمد نے سوچا کہ جب وہ
ٹھپریش کا جائے اسی
بڑا علاوہ کرایا جائے کرجو
کا اُسے بادشاہ معمتم کا دے
بادشاہ معمتم کے حکم سے
تمام رکھایا نے کوشش
ہیں تقدیل کر جائیں
تمام نے بادشاہ معمتم
رو بادشاہ معمتم کو کوئی
اب صرف اور صرف
درگز تھے یہ کوئی
انہی دلوں ایک بوڑھے

لیخه

(1)

ایں ہی کو خواب ہما پا کر اُسکے پاس اللہ دین کا جراغ ہوتا
ہے اور وہ طرح طرح کی عیش کر رہا ہوتا ہے
کوچانگ وہ خواب سے بیدار ہوتا ہے تو کہتا ہے
کاش میں نہ سوتا تو ہی اللہ دین کا جراغ ہج بھج
پڑے پاٹھ ہوتا -

(2)

بیوی شوہر سے
حیب میں نئے کیڑے پہنچ یوں
تو کسی لگن ہوں

لِلَّهِ حُسْنُ الْعِيْدِ لِلَّهِ حُسْنُ الْعِيْدِ

شیخ

پس بھی سلسلہ گلے صبری جان تھیں یاد رکھئے
لکھن تو تر فخر کے بھی نہ دیکھا مصبری یاد رکھئے
آخر قصل الرحمن

سپر کرل نے حضرت امیر شریعت میں ماری بی
بیدر کو دیکھا تو حیران رہا تھا
سما پڑا کہ یہ ہشتاہی مریض کا خبر ہے اُسی
جیب میں سے ڈالری زکاری اور گاڑی کے نمبر کو دیکھا
بافل خوب تھا جو اُس گاڑی کی خبر پلیٹ پر لے کر ہوا
پیر کرل کو گاڑی کی قدر سے یہ بتتا چل گیا تھا اُس تاثی
لے ہیاں سے ہی انہوں نے اپنے سپر کرل کے سامنے
کی طرف چل گئی جبکہ میں خوفناک شیر و سی
پیش کی آواز سنائی دی سپر کرل جنگل میں بڑی
سے داخل ہوئی وہ وہ پیش دیکھ کر حیران رہ گئی کہ
جنگل باہم سے اتنا خوفناک نظر آ رہا تھا
سے اتنا سند را اور اتنے حسین مناظر جیسے ہی وہ
میں دافل ہوئی دیکھ کر حیران رہ گئی کہ جنگل اندر
بافل ہی خائی تھا اور بافل صاف راستہ پیک
ف جا رہا تھا سپر کرل دست پاؤں اُس راستے کی
چلنے لئے چلے چلتے اُسے جنگل کے اندر اپنے خوفناک
مرہ نظر پا اُس نے دروازے پر کان لکھ کر تو اس
روؤں اور اُس تاثی جمیں کے روئے کی ترقیات سننا

جس میں وجہ ہے حقیقی کہ اُستانی خدیجہ کی پیٹ اپنی
لپکی کو احتیاط میں فیصل کر دیا اُس راحیلہ کا ایڈ
بڑا اعماقی تھا جس کا نام تھا شعیب۔
جس کا تعلق اپنی داکووں سے تھا اُسے اپنی بہن
بزرگی لیزد نہ آئی اُستانی خدیجہ کو اُس تے با باری
کرنے لگی۔ اور پہ دھملیاں دین کر وہ راحیلہ کو
کر دے ورنہ اُس کے لیے اچھا نہ ہو گا بلکہ یونہ اُستانی
اپنی خرمی شناسی عورت حقیقی اسلیے اُس نے راحیلہ
انات میں یا اس کرنے سے انکار کر دیا تو ان داکووں
اُستانی خدیجہ کو افراد کر لے

میرزہ نے کمپوڈ پر باتیں سُنیں اور اچاند دروازے
دھنپلکار دیبا تو دروازہ ٹوٹ مگر دوڑ جائیں
میرزہ نے اون تھام کو ہینڈز اپ کیا اون تھام نے ہجھے
پینک دپے ٹوہہ اسیں اچانک حلے سے بڑے صبران
ہے یہ کیا ہے کیا میرزہ نے دوسری طرف کو دیکھا
کہ درگاہ کارڈ ورچل ریکا ہیں پر خوفناک ہر داڑی ویکھا



بادشاہ کا تھفہ

تکریر فضائل البرخلاف

ہے جمع پر تھفہ بادشاہ معمق کو پیش کر دیں۔ اب اس وقت
رات ہر رجھ کی تھی اسی لپٹے پتو پر صمیحانہ کھاپل پر تھفہ،
جمع بادشاہ معمق کو پیش کر دیں۔

بوڑھ کھانے اپنی دو کان کو بند کیا اور جو پیڑی میں سروگیا
اسے نہیں پیش کریں تھیں لیکن کوئی کہ نہیں تھا کہ میرے خون پسند
کی حیثیت کیس جو رک نہ ہو جائے
آخر کار ایسا ہے پتو شارلے جادوگر نے توہ پیش کیا جو بالبا
اور اس میں جانو کے ذریعے محبوب قسم کے کمپیکل پیڈا کیا
اسی لپٹے جو حکم دیا جاتا اسے توہ حکم کی تعلیم کرتا۔
اگر یہ تھا دعا جان کہ کسے ہدی پاکی می خواست توہ سوچ دیں تو
توہ وہ خذھر پیش کر دیتا جمع جب بوڑھا کھانے
اپنی دکان پر بیٹھا تو اس نے پیش کیا تھا کہ میرے خون
اور ادھر ادھر رکھنے کے بعد پسر پیٹا توہ کوئی کھانے
کرے جائے ایک دلبری جملی جو بشارلے جادوگر کے پوتے
سے گیری تھی۔

اس میں تمام تفصیلات بیٹھی ہوئی تھیں شارلے
جادوگر کے بارے میں:

ایاں کہ بوڑھ کھانے کا پوچھا تھا اسے اپنے دادا سے
پرستی کی وجہ پوچھن تو دستدار اسے کہانی کام
ستاخ۔

فکر نہ تر دادا جان درہ ہر طلب کی مجھ دو اور دیافنا
نہ میں شارلے جادوگر سے کس طرح پیش کی جنت
لے کر آتا ہوں۔ پیش کر دلبری لپٹے پتو شارلے جادوگر کی
طرف چل پڑا۔ دلبری کی وجہ پوچھن تو دستدار اسے کہانی کام
کیا جائے کیونکہ اس کا حفاظت صرف اور صرف ہوئیں
ہے۔ مدد کرے گی۔ پھر ایک بوڑھا اپنے پوتے پیٹا

ایک رفعہ کا ذکر ہے کہ فلک یہ ننان کا ایک بادشاہ یہاں اتنا تھا جسکا
نام اجھے مقام اسکی پوری سلطنت پر جو کوت تھی
اسکا ایک اکثر نایاب شہزادہ چارلس تھا اسے تعلیم حاصل کرنے
کے لیے اسراں گیا ہوا تھا

ایک بیرونی بعد اس نے اپنے ملک رکنا تھا اسی لپٹے بادشاہ
معظم نے سروچا کہ جب وہ آئے تو اسے کوئی اب اور عجب سما
تھفہ پیش کیا جائے اسی لپٹے بادشاہ معمق نے کھاکر پوری سلطنت
پر اعلان کرایا جائے کہ جو بادشاہ معمق کو کوئی اچھا سما تھفہ پیش کرے
کہا تو اسے بادشاہ معمق کا ذریخ خاص قرار دیا جائے گا

بادشاہ معمق کے حکم سے پوری سلطنت میں اعلان کرایا گیا
تمام رعایا نے کوشش کی تھے بادشاہ معمق کے لیے کوئی اچھا
سما تھفے کر جائیں

تمام نے بادشاہ معمق کے اگے تھفے پیش کیے مدرس ناکام ہے
اور بادشاہ معمق کو کوئی تھفے پسند نہ آیا

اب صرف اور صرف شہزادے چارلس کے آنے میں پاٹغ دین
وہ گئے تھے بلکہ کوئی نایاب تھفے نہ ملا۔

یہی دلکش ایک بوڑھا کھانے پیش کیا تھا
تفاق بڑا اعنی اور جفا لش انسان تھا

اس نے تقریباً ہر طاقتی کا پیش بنایا تھا کچھ دلکش کی جنت
کے بعد پیش میتھا رہو گا تو کھانے اسکے روز پر ہنگ کھیا اور
طرخ طرخ کے پیکول بنائے اب وہ ایک ہسپن و خوبیو
پیش کیا تھا بن چکا تھا

اسکا جی چاہا کہ پر تھفہ بادشاہ معمق کے دباؤ میں پیش
کیا جائے کیونکہ اس کا حفاظت صرف اور صرف ہوئیں

ایک طرف یہ رسلتے ہیں

کے قریب پنج چکلا ققا اجاتہ بیل کے سامنے
دو چڑپیں آئیں جو بیل کا شکار ہو گئیں
راستے میں بیل کو بیت سی منتکل ملتا تھا پیدا
ہوئیں لیکن بیل نے اُن کا سامنا بڑا اچھے طریقے
سے کیا رب بیل اپنے اندھے کمرے میں پنج چکا
بیل نے بلب بلبا اور سامنے لپڑے پتا
پیوار کیا تو شنا لا جا روگر ترپتا ہوا نیچے
جا گرا اور بیل نے حبل دی ہے جا کر بیل بھی

ڈھپا ہا اور بینے دادا کی طرف پل پڑا جب
ڈھپا ہا گھر پھیا تو اُس کا دادا اُس کے لئے دعا گئها
دادا جان میں بیل بھپ لے رہا بیل نے خوشی
سے کہا بُوڑھے نہیں نے خوشی سے اپنے چوتے
بیل کو سینے سے لگالا اب شیرزادے ہے اُنہیں
ھیرف ایک دن باقی تھا بُوڑھا کھمار بیل بھی
لے کر بُوڑھے ستم سے پاس جا پیا تو بادشاہ
معظم ہے اُرے کھمار کے بیچے کھا صیرے پیدا ہی حقر
سامنے بیٹھا

نہیں سرہار فقیر مت آہیں یہ تو بیت اعلیٰ
تھغڑ پی بُوڑھے نے کھا تو بادشاہ معلم نے اُس کو
کی خدوخت یو ہی تو بُوڑھے کھمار نے کھا!
سرہار ہب جسے بھی دیکھنا یا بھی ہیں اُس
بیل بھپ کو حکم دو ہی عنظر پڑش کر پگا
اُوے سچے یعنی تو بیت کمال کی چیز ہے
خانلوگیا خانلوگیا ہو نہیں سرکار ہم نے اسلام
تو تکھے پیش نہیں کیا کہ اُپسے قنہ فانگا انعام
حاصل کریں گے بادشاہ مقطونے تما لوگوں کے
سامنے اعلان کیا کہ کھمار تو وزیر خاص و فرس رکنا
ہاجا ہے تو بُوڑھے کھمار نے کھا میں قواب بُوڑھا ہوئے
ہیوں مجھے کیم جیز کی ابے عندرت نہیں.

حیرے صنم

صیرے صنم میں تھاں لئے جان دے سکتا ہیوں
بُوڑھی دُنیا تو جھوڑ کے تھیں بیار دے سکتا ہیوں
صیرے صنم

صیری جان تھرے دم سے ہے ۵ صین ٹھیں کھیں بیاڑیں
کہیں کردار تریکو تو حسین تم سہ تدارک سکتا ہیوں

صیرے صنم سسندہ سسندہ
تدارک رکھنے کا کوئی نزکوئی سبب بہو کا تو فرو
میں تو تدارک سے ساگھ، بیار بھی سکتا ہیوں

صیرے صنم

اب تو ہیں تھا شامید اسی لئے تیری باد ہوئی ہے
صیری جان بله تو ثبوت اسکا چھ دے سکتا ہیوں

صیرے صنم
او کسی ہے پیار تریں کبھی عقہ جڑھ جاتا ہے

لیکن ٹم کو جھوڑ کے نہ بیار کسی سد کر سکتا ہیوں

صیرے صنم

بُوڑھی دُنیا کو

تحلیر (فنتل آر جھن)

دنے پہلے بیٹھ کر تھے
لی (اپ) سرگی وان نے بے ہم تھے
یا سے ہر ایسا لگنے پہلے بیٹھ
میں 8 وکتوں پر 210 روزا
ٹ 25، گرم 4، 4.4 میٹر میں
ل 19، مارک پیٹے 38 اور مارک
۔ جبکہ رائٹ کرافٹ کوی سکوہی
کاف ایک سکوہ بنا کر نات آؤت
کیمپ وان، جولائی، شین، واران
لیکھ بہر 3 میٹر 6 برطاط

محمد پاک حجۃ بحث کی نشانی ہے

میرے لمبیں میں جو اڑنا ہر تو اڑجاوں اور بیٹھوں
نظر بھر کے دہ دیکھیں تو قسمت کی نشانی ہے

اگرچہ اس طبقہ میں بھی بھیک پیپھاں
مدھم کو ایک بینہ کمرے پر ہے۔

میرے دل میں بے چینی ہے کہ بھرپور میرے
بیٹھوں کو رہیں وہیں

پڑوسنی اُنکا لپونا فقدر کی نشانی ہے
جنت مل جائے تو انکے پڑوسن میں گھر ہو۔

محمد پاک حجۃ بحث کی نشانی ہے
(تحیر فضل الرحمن)

لعت شرف رسول مقبول

میری اعید جگہ کاستارہ یا رسول اللہ
میری برباد کالبستی کا سیمارا یا رسول اللہ

میرے اس جگہ نے کا انتشارہ یا رسول اللہ
میری اعیدیں ہیں در تبرے پہ جو مصہد ارکھنا

کبھی اس در پہ تو رکھنا خدا را یا رسول اللہ
ایس اس در سے بچھڑجاوں تو میرا جی ہی کرتا ہے

چنانی کا تیرا بچھونا اور کھانا یا رسول اللہ
کے دل میں مدینہ ہو میرے لب پر درپنہ ہو

میں دیکھوں آنکھوں سے اپنی خود روفے کی جاتی
اسی روشنے کا کرکوں میں نظارہ یا رسول اللہ

قرآن پاک پڑھلوں کر پڑھانا یا رسول اللہ
جیں کھوؤں جو لوٹھو جاؤں میرے ہی خیالوں میں

وہ نظمت کا بیان کر دیں خود عظمت کی نشانی ہے
بے کتنا وہ جیسے حجۃ بحث کی نشانی ہے

میری اعید جگہ کاستارہ یا رسول اللہ
میری برباد کالبستی کا سیمارا یا رسول اللہ

(تحیر فضل الرحمن)



کاش ہم سب ان نسلوں سے انطاکر دیں اور صاعدا شرپے کر پھر بنانے کی کوشش کریں

نظم

(باجیں)

کتنے جیسے تھے وہ دن حب ملتے تھے
جیسے، شناوروں میں
ہم ایک دوسرے سے بینتے تھے کہا گواجا
ان نظاروں میں

پل پل کے لئے جیسے تر تھے جانے کیسیں دل میں تھے
اب گونہ کوئی حلیتا ہے ہم کو ساری رات خوابوں میں

رات ہیں پہ جی چاہتا تھا کہ زندگی میں تپڑا دیوار
ایسی ملتا ہے ہم تھوڑے کی بنیادی چھنگ کی پتھرے خیالوں میں

وہ دعوے کیوں کیتھے ہم نے جانِ جان بے خبری میں
کہ اپنی بہاروں میں لوٹ کے آتا ہیں گے اپنی بہاروں میں

تحریر (فتنلِ الرحمن)

آن ح کا در در اور خلیٰ دنیا

آن ح کا در در خراب ہو چکا ہے اور اس در در کو
خراب کرنے والے ہم سب خود ہیں
اندر بڑوں نے ایک شاطرائیں پال چلی تاکہ مسلمان خدا
 تعالیٰ جس کی عبادت نہ کر سکیں اور ان کا زخم اسی طرف
ہو جائے لیکن افسوس کہ مسلمان ہندوؤں کی
شاطرائیں پال چال میں پھنس کر رہ گئیں
ہر ایک شخص پہنچتا اور پہنچا دکھتا کہ چل دیکھ
لیتے ہیں کیا ہو اور ایک هر قبیہ دیکھتے تو ان کی عادت
بن جاتی

اگر آہستہ آہستہ ہندوؤں نے بے حدیں بننا
شروع کر دیں
اور مسلمان ان کے ہاتھوں کے پنجے میں دکھلے گئے
اور تو اور اب مسلمان خود (بھی) فیصلہ بنانے لگے ہیں
واللہ

قیامت اپریا ہو چکی ہے ایک بھائی در در سے بھائی کا
خون کر رہا ہے

ہم سب کو اس لعنت سے بچا اور اپنی عبادت کرنے
کی تجھیق عطا فرم۔

۳ میں (فتنلِ الرحمن)

کے جملے 2 راستے کو کامیابی کے بعد صدر انہی طرف رجھیں۔
اسی طرح دو شرکاء پیکلوں نے بڑی پھر تی سے استانی مدیہ کو گھبیرے
میں لیا۔ اور اسی کامیابی سے زکالِ کمر اسے رستبوں سے باندھ دیا
ایک دن شیلیفون کیپا تو اسی وقت کامیابی اُگئی اُپنور نے استانی مدیہ
کو کامیابی میں ڈالا اور تمام امک بار پر جنگل کی طرف چل پڑے
اُپنور نے کاموں کو باہر رکھا اور اندر استانی

مدیہ کو اپنے بندہ کمرے میں بند کر دیا
مدیہ پندرہ دن سے گھر بیٹھے خائیں تھیں اُستانی مدیہ کے والد
امیر حمزہ کامیابی کروہ پولیس کو شیلیفون کر دے لیکن
سماں تھے میں اُس کو پہنچتی سعیرت کا بھی خیال تھا کہ اگر میں پولیس
کے حکمے میں رپورٹ درج کر دو تو میری بستری ہو گئی

اور لوگوں میں مجہد سے بات نہ کرنا گوارا نہ کریں گے
کچھ دنوں تک باشیں ہوتی رہیں تو اُستانی مدیہ ایک میں
طربہ کا ایک رکھتا تو اُن کی کسی طربہ کا
کوئی کہتا کہ اُستانی مدیہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی اور اپنے
بُوڑھے والے باپ کو سمجھے چھوڑ گئی ہے۔ طربہ طربہ کی
باتیں جعلیے ہیں ہماری تھیں اُستانی مدیہ کے والد امیر حمزہ
کا باہر جانے کو ہمیں جانے چاہتا سمجھنے کے متعلق میں باہر اُن کے
خلاف طربہ طربہ کے ایک رکھتے جا رہے ہیں۔

دو تین سوچتے گزر گئے لیکن اُستانی مدیہ کا کبوتر نہ حملہ تو
ہن خرکار امیر حمزہ سے اُستانی مدیہ کی رپورٹ پولیس (معقشہ)
میں لکھوادی۔

پولیس کے عکس نہیں جلہ پر نظر ہو کر لیا ہیں تھام کیزیں ہیں
پتھے کچوڑہ چلا انسپکٹر زاہد نے جب اپنے آپ کا ناکام دیکھ
تو اسے سینپر گرل پاڈھنگی انسپکٹر زاہد نے شیلیفون کر کے اسے نہلیا
جب فلکوڑی دلیر بعد سینپر گرل آئی تو انسپکٹر زاہد نے اسے تھام
تفصیلات میں آؤ گا۔

اور انسپکٹر زاہد نے کہا اسیا ہی پہاڑی مدیہ سانی ہیں؟
لاؤ کچھ دلیر بعد سینپر گرل نے سوچنے کے بعد ایسا فہمہ ہیں۔
پہنچنے کے بعد رسم اپنادیں لی اور اُستانی مدیہ کی تلاش
میں نکل پڑی ہن خرکار دستیں جلد و جلد کے بعد سینپر گرل
اسی جنگل کی طرف جا رہی تھیں وہ زنس جنگل کا جانزو لپتی
جا رہی تھی اسے پہ جنگل خوفناک سارٹ کرنا کہ اس غدار
جھاڑیاں تھیں اور وہ جنگل اتنا گھتنا تھا کہ اس پر جانے
کا راستہ نکل نہ تھا سینپر گرل نے جب جنگل کے راستے کو پار
کیا اور زنسی عداں میں جاتکی تو وہاں پر اس نے ایک
کامیابی پائی جس کا دروازہ کھلا تھا سینپر گرل اس



اُستانی کا اخواہ

خیریہ فضل الرحمن

اُستانی مدیہ نے ٹیوشن پڑھنے والے پتوں کو چھپی
دی تو وہ اپنے اپنے گھر کی طرف چل پڑے اصل میں
اُستانی مدیہ کالج میں پڑھاتی تھیں
اُدرخارجہ ٹائم میں پتوں کو ٹیوشن پڑھا دیا تھا تھیں
ٹیوشن کھرہ اُستانی مدیہ نے کراچی پر لیا ہوا اسقا
اُستانی مدیہ نے بھی تمام دروازے بند کیے اور گاؤں
میں بٹھ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑی اُستانی مدیہ
کے گھر کا راستہ ایک جنگل سے زکھتا تھا
اُستانی مدیہ کو پونکہ ایک درخت پسندنا سی موڑت تھی
اسی طبقے اسیں جنگل سے آتے وقت کچھ گرد تھا
کچھ دن تو اسی ہیں گزرتے گئے لیکن اپنے دن اُستانی
مدیہ جنگل کے راستے سے جب لگڑوں میں تھی
طرف باریاں اور بیچ میں راستہ تو اس جنگل سے
کچھ آدمی نکلے اور ٹوٹیں سا پیکلوں پر بیٹھ گئے
جلدی سے ٹوٹیں سا پیکلوں کو لایا تھا کہ اس اُستانی
مدیہ کے سمجھے پہنچے چل پڑے اُستانی مدیہ نے
جب دیکھا کہ وہ اس کا پیچھا کر دیے ہیں تو
اُستانی مدیہ نے کامیابی کی رفتار تپڑی تپڑی
اوڑھتی سا پیکل بھی اس کے سمجھے ایسے ہی زمان
میں تھے۔

لگن سے اس کی باداشت والیں اُنکی افسر بھیر لائیں نے اپنے وال باب کو دھونڈنا شروع کر دیا اور جنگل کو بے اختیار چھوڑ دیا۔ آخر کار میں سے اپنے وال باب بھی مل گئے لورے کو ایک مٹی خوشی مل رہی تھیں بھی انہوں نے سب سے معافی حاصلی اور اسے لالڑالانا دکھا ان کے بوڑھے وال باب کو ایک اور سیماں اعلیٰ کیا یعنی ان کو اپنی بھی کھافا قصر بھی سنایا۔ جو کہ جنگلی انسان کے نام تھے حق پیارے بچو۔

اپنا خیال خود رکھیں اور کام صبر و عقل استعمال کریں ورنہ دنیا تو انسان کو زکل جاؤ مقتف - نبی اللہ خان

نظم

کتنے حسین تھے وہ دن بھی جلتے تھے
حسین مشاعر میں
ہم ایک دوسرے سے بنتے تھے کہ کھو جا
ان نظاروں میں

بلیل کے لئے حسین تھے جانے کیسی دل میں
ایک تو نہ کوئی دلتا ہے یہیں ساری رات خواہ

رات دن بھی جاہنا تھا کہ کرتا ہیں تیر دیڑا
السیاگتا ہے ہنگلوں کی بنیانی چھن دی تکڑا

وہ دوسرے کبوں کیئے تھے یہ نہ جان
کہ اپنی بیاروں میں لورٹ کئے ہیں
جلیں کے رہتیں بیاروں میں
غفاری حاصل

نظم

سورج نہ لگو تو صبح شام ہوا ذہیرا
شام کو پیدا کرتے ہیں گھونسلوں میں بپرا

پیروں کو گلگت ہے جب دن ہیں بیاس
تو درپاؤں سے پانی پی کے بچھاتے ہیں اُس

پیروں کو کھاتے ہیں اور جیتے ہیں جائز
کھا کے بنتے ہیں مجتہد مذا و طاقتور

جاگوں کے بعد سرملہ ہے انسان کا
حسین کھا کے پیٹ بھر را ہے انسان کا

یہ سارا نظام تو اُسی کا ہے لوگو
جسی کی عبارت ہم کرتے ہیں لوگو

خدا بہ کو رکھ آپنے حفظ و علم میں
دو ہمیں لا صیابی ہ خرت اور جیاں میں

شہر نیا سرکار
پاکستان کا دنیا

WEL COME 2022

WEL COME 2022
نشے سال کا نیا سرکار

اے میرے رت میرے علم میں افنا فرفا



WEL COME 2001

قیمت فی پرچہ

سالانہ قیمت

WEL COME 2001

تحریر

فضل الرحمن

فضل الرحمن

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

"

اں شارے میں

ن — نعمت شریف رسول مقبل ۲

ن — نعمت شریف رسول مقبل

۳ — آٹھ کارہ اور فلہ دُنیا

ن — IV

اسٹاف کا انعامواد — V

لیکچر، شعر — VI

کھصل کے معاشر — VII

مکی دنیا کے تارے — VIII

والرت و جوابات — IX

۲۰۰۰ کیسے گزیر — X

لہوش، لذاب — XI

بادشاہ کا کشف — XII

غزل — XIII

ن — XIV

غزل، غزل — XV

ایکی بند — XVI

علیہ فوج اقبال ۲ کی شکری — XVII

ملکی ختم لارجھان — XVIII

سیوس کل — XIX

لطم، غزل، پشتوں غزل — XX

صراحت

لقلین مشتاق

دُنیا میں بہت سے تین بارہ لرائے اور اپنے کارنے
دیکھاتے رہے۔ دُنیا میں تین بارہ لرائے کا ایک
خالص مقام ہے۔

بھارتی ٹم کی پاس کستانی ٹم کے کھلاڑی تعلیم مشتاق
نے پوری دُنیا میں حضور الیا کر خالص مقام میں
باڈلرورڈ سے اپنی بارہ لرائے کا فتحاً لکھا سکتے
ہیں۔

یہ انہوں نے ۹۹ کے ولڈ کپ میں ہی صنوا
لیا تھا۔

لقلین مشتاق نے ولڈ کپ میں زیبیوں کے مقابلے
یک کرکے ہی اپنے آپ کو صنوالیا
اور آج لقلین مشتاق شہرت کی بنیاد لوں
تک پہنچ چکے ہیں۔ خدا بھارتی ٹم کو اسی سے ہی باڈل
عطای کرے۔ (فضل الرحمن)

لطیف

پیوی شوور سے جب ہیں نئے پڑتے چہنی ہیں تو دیس الگی ہوں
تکوہر۔

مالکل اسی سے ~~کھلے~~ لاتا ہے جسے ابھی پیرانے جوڑتے
پالش ہوئے ہوں۔

فضل الرحمن



آپ کی لپٹ

۱۹۱

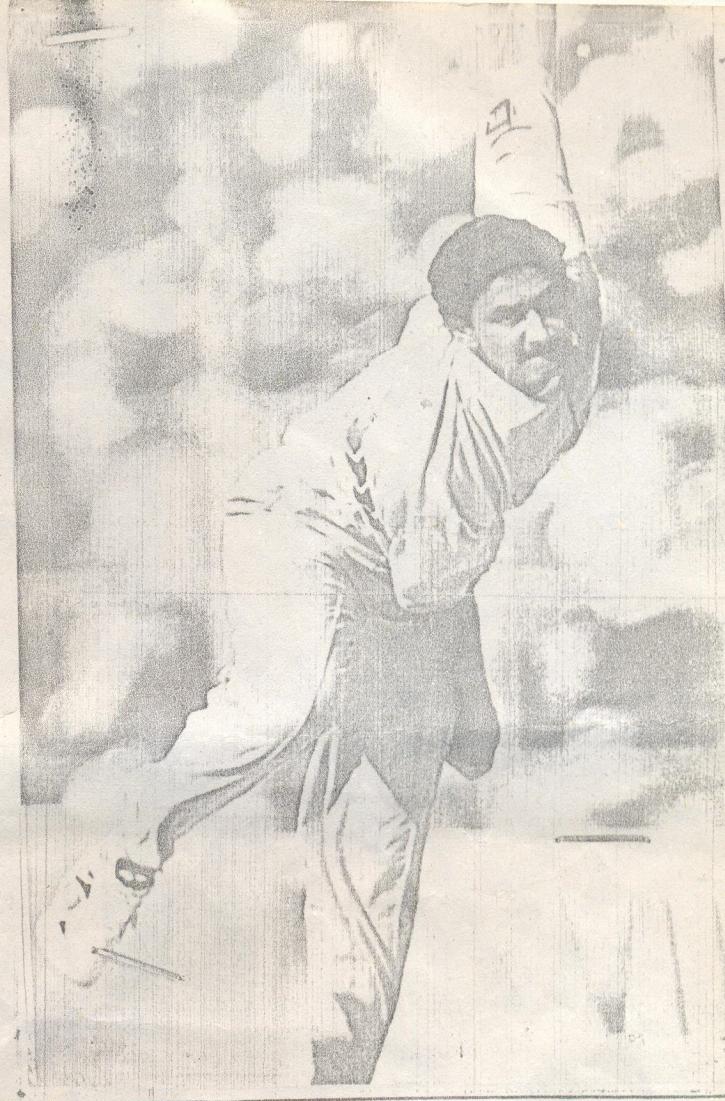
آپ کا انتخاب

لپڑا تھے طرح عاشق ہوں
جان کی باری لگادوں گا
صیری جان تو اک بارہنگ تورے
تجھے سب سے تھے لگا لوں گا

ادر پس احمد بنیان
مکسر عطر کی شیشی تھیر پر رنہ کے
توڑ دوں گا
اگر شادی کئے ہاں کر دوں گا
پھر مس جوڑ دوں گا
یاس خان تھیر پر

یا کستانی لبریم کو تباہ کرنا آسان ہے
کسی کے ہنگے جھلنا اس کا کام ہے

فضل الرحمن صاحب الالی



ایں نے کمبلے کا باولنگ ایکشن پاکستان کے خلاف

جیسے جسی سلسلے گئے صیری جان تیری پادا نہ یہ
لیکن تو نے توڑ کے ہی زدیکا شاپری پادا نہ یہ

فضل الرحمن صاحب الالی

کرو چہریاں ہم ایں زمین پر
خدا چہریاں ہو گا تھرشن لہریں پر
نا علوم

سیم ایک اپنے عادت باب کا بنایا تھا جس کے پین اور بھی بھائی تھے اُن سے اُن کے سماں کو حار باب بہت پیار کرتے تھے اور وہ اسکو بھی باقاعدہ بھی رکھتا تھا اور عادت باب کا کہنا بھی جانتا تھا باتی ہیں تو بھائی تھے اور خود میر حسن ملک وہ نہیں حل لگا اور ریڑھتھ تھے اور نہیں حار باب کا کہنا ہانتے تھے اور سیم کے سماں تھوڑتھ بھی کرتے تھے۔

ایک دن سیم سکول سے والپس آریا تھا اُنکا اچانک اُس کے مسافر تھے جس کا ایک شعلہ بنایا جسے لفڑا ایک خفتہ کے سامان بن گیا جسے دیکھ کر سیم بے ہوش ہو گیا دراصل وہ ایک ظالم جن تھا اور زمانہ پر تحریر سنتے کو آئی کہ ۶۲۱۴س سخن کو اننواد کر لیا گیا ہے اسی طریق سے آج اُس کے ہانگون چین دکر رکھتا ہے اس ظالم جن تھے اُسکو بھروسہ کی حالت ہیں ایک جنتگل میں پہنچ کر دیا اور عادت باب پر لپٹتا (جس کے سامنے سکول نہ کھوں نہیں آیا)۔ فخر والا بین نے بہت کوئی سش کی اور بیٹھ جلا دیا۔ مگر سیم نہ علا اُن کے ہنپتوں کے پاس جسے تقریب کر رکھتے تھے یہاں ایک بی بی پیار ایک بھائی تھا جو ہم تھے کہتے تھے اُنہوں نے جھوٹا کھا۔ اور بیٹھ جنتگل میں اُس نے دیکھا کہ اُس کے سامنے ہی دو سانپ گھوڑے تھے سیم کو ایک بڑے سر جسے اُس نے دیکھوٹھ سی رکھ دیا اور اس کے پاس بیزوں میں پیوسٹ کر دیا اور خون زکال دیا اُس نے وہ باز و سانپ کی طرف کیا تو سانپ نے وہ قوڑ لی لیا جسے پیساں پیا اصل کا دوست ہوا جب سیم نے سوپا تو سانپ نے اس کی رکھوالی کی جو بھی سانپ سیم کو ٹھستے کے لئے اتنا لعوبہ اُسے خار دیتا تھا سیم جب جا گا لوہی سستہ (دیکھا کہ یہ سانپ صبری رکھوں کی رکھائی تھا اُن سے تھا اس کے سامنے کوئی دوست نہیں تھا اور سیم وہاں رہنے لگا۔ کھانے کے لیے وہ درختوں کے پتے اور جنتگل میں جو پہلی برق وہ ایسی تھا اور اس نے اپنی زندگی ایک جنگل کی زندگی بنالی۔ اور جنگل میں ہنگے والی پرستگل کا دلیوری سے چھا بار کر رکھا۔

تھا ایک روز اس جنگل پر چیخہ کرنے کے لئے انسانوں نے جا گئے تو اس کے دلکم پر کھلے لی تھی کہ یا ہم بھی اس کا کہنا ہے میں جنتگلی انسان نے جنگل نے تمام جانوروں کو انسانوں پر چلم کرنے کا دلکم دیا جنما پی مام جانوروں خانہ ستر ک لی رہا چنپا جس سے سرک لی رہا اور اُن میں سے کسی دسی کو ملکا نہیں لگا دیا۔ بھر ایک دن جسے جنتگلی انسان اُسی کو جانلی اور جنتگلی انسان دُور جا رہا۔ اس کے سر پر جوڑ لگا اُن اُس کے دلکم

لطف شریف (تعجب)

یہ شرف ہے کس کو تقسیب۔ یہ کرم ہے کس پر ہوا
بلگری بات بن گئی۔ اک نئی زندگی حل گئی

اُس کو دیکھا تو نہیں پر اُس کو سوچاتو ہے

جس کے نام سے ہوا میں بلند اُس کی لگاگزی حل گئی

اس شرف سے فرازا ہے تم کو، حقت میں ہیں انکی

اسی سے ہمادے سب راغبی ہوئے اسی سے جاندن حل گئی

آن کی عطاوں کی بارش کو سمجھنے تم لے سمجھی نہیں

سمجھنے سمجھتے تم کرآن کے کرم سے بادشاہی حل گئی

یہ سوچانہ تھا کہ اتنے بلند ہو جائیں گے آن کی خلافی میں فضل

آن کی خلافی میں زندگی لعب رہوئی ایک بار پھر تم کو جوانی حل گئی

کلام۔ فضل الرحمن

خزانے کی تلاش

ایک سبقتمند انسان بنے

ارشد اور واصف کو سالے غیرہ پر ہنر کا بہت شوق ہوتا تھا اور انہوں نے ایک رسالہ لیا اس میں اسے اپنے بھائی کا ہاتھ کا دوڑ کے قریب کیا جاتے ہیں اور خزانے کی تلاش میں بڑی مشکلات پیدا ہوتی ہیں لیکن افر کار وہ خزانے کا گھونج لکایتے ہیں اور خوفناک پر ایک خار سے خزانہ نکال کر لے آتے ہیں اور عروج کی فندگی گزارتے ہیں ارشد اور واصف جب یہ کہاں پر ہیں تو ان کا بھی جی چاہتا ہے کہ ان کے پامہ بھی ایسا خزانہ ہوتا دوسرے ارشد اور واصف اس نکلی پہاڑی پر جاتے ہیں۔ لیکن تم کسی لفڑ سے کہہ سکتے ہو کہ خزانہ اسی نیلی پہاڑی کی خار میں ہے فاصلہ نہ چڑھا کر پوچھا؟ ارشد تو شک تو ہے میں تاکہ خزانہ اسی نیلی پہاڑی کی غار میں سے مل جائے گا اولاً حقیقتاً اگر میں خزانہ مل گیا تو ہمارے دین بدل جائیں گے اور ہو لیسے ہیں ناصلہ تیر اس نیلی پہاڑی کی سیر میں کریں گے میں وہ پہاڑی ہے پہبخت خوفناک واصف نے خوفناک کی گاہ بھرتی یہو کہے کہا باکچو دین تو وہ اسکولوں و قلعے میں پہنچتے رہتے ہیں اُن دونوں کا ارادہ جب تک لاہور کی طرف چل پڑتے ہیں جس کا ریزی میں وہ نیلکا پہاڑی پہنچنے کے لیے بھی تھے وہ بہت بڑے سملکر تھے جو کہ چینز و رومی سملکنگ کرتا تھا۔ انہوں نے یہ موقعاً مناسب پایا اور ارشد اور واصف کو ایک گھنے جنگل میں لے گئے اس وقت بلکہ انہوں نے پہاڑی کا سلطوبوں نے ارشد اور واصف کو ایک بند مکرے میں بند کیا اور انہیاً منعوں ہے بنانے لگے کہ جس ان پتوں کو لگانے پڑے ہو گئے یعنی وہاں سے چلے گئے ارشد اور واصف نے خداوند حضرت مکرمے میں کیکی میں جسوس کی امانت کیا تھی اور اسراہ مشرق کر دیا اور کار ارشد نے ایک پیغماہیا یا اور کھڑکی پر دے دارا۔ کھڑکی پس سے دُور جا گئی۔ درجنوں جلدی سے کھڑکی پسے باہر نکلے اور چیکے سے دیکھا تو صرف ایک پہنچے دار دُوری جویلی کے سامنے بیٹھا تھا۔ جوئی سورہ یعنی ارشد اور واصف چیکے سے پہلی جویلی سے نکلے اور آنکھ کی لفڑ ایک درخت کے نیچے پیاہا تھی۔ حقوڑی دیر بعد ان کی ہنگوںگی اسی طرح وقت گزر تا گیا جب میڈیوں کو ان کی لفڑ کو زنا کرنا شروع کر دیا وہ چلتے رہے اور جلتے رہے جب وہ تھک گئے تو انہوں نے سستائے کے لیے تو ان کی لفڑ کو کھلی اُنہوں نے بھوک جسوس کی دھوڑی دیر تلاش کے بعد ان کو کھانا فل گیا وہ بہت بادی اور پرانا تھا اُنہوں نے جلدی سے کھا تا کھایا اب ان کی پیخواری شام بیوی کی تھی کہ وہ خزانے کے لیے نیلی پہاڑی پہ جائیں مگر جب ان کو پڑھا تو ہمی کہانی پا دیکھی تو ان کا دل خزانے کے لیے تھوڑا ملہتا اُنہوں نے سڑک کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور کار وہ سڑک پر چلے گئے اُنہوں نے کار وہ کی اور نیلی پہاڑی کی طرف مل سفر کرنا شروع کر دیا اور کار وہ سڑک پر چلے گئے اُنہوں نے کار وہ کو شیپ امداد دیا۔ کیونکہ اس نیلی پہاڑی کی طرف کوئی نہیں جاتا تھا۔

کیونکہ فیکار دلکش کا بسیر اتفاق تھا سواریاں پیدا میں اور جملی قیس کوئی درپیش سواریاں نہیں دیا جائے اور ماصف اور درپیش سواریاں زخم چیز کاٹیاں ہی کیس جگہ پر گھر تھا اب گامڑی والپس جا چکی ارشد اور ماصف نے دیکھیں کامٹا حملہ برداشت کی مشکل سے بار کیا اور جب انہوں نے نیلی پہاڑی کو دیکھا تو آپنی خوشی کی انتہاء نہیں وہ بہت خوفناک پہاڑی کی تھی ارشد اور ماصف کے بڑی مشکل سے خواس تھا لیکن میں پانچ اور پہاڑی پر چلے گئے۔ چلتے چلتے وہ اس نیا درپیش کے بارے میں کہا تھا میں لپٹھا تھا غبار اندر سے بہت خوفناک اور اندر کی تھی وہ دبے پاؤں اندر درا خلی یہ تو جیسے میں کوئی خار میں داخل ہوئی دیاروں طرف رونش پھیل گئی ارشد اور ماصف نے اپنے گردنچ لوگ دکھنے تو وہ بیرون رہ گئے

اُن تماں کے ہاتھوں میں بندو قیس تھیں دُر آدمی اب گے بڑھے اور ارشد اور واصفت کو بکار لے ارشد اور واصفت اس وقت بیٹھی افسوس رہتے ہیں اور کہہ یہ تو خیلے پر کھیتا رہتے ہیں۔ یہ لوگوں کی قسمت ٹھیک اُن ڈاکوؤں کا ایک ساتھ جو کہ اُنہیں اسی طرف اُنکلا پولیس ہی اُن کے پیچے ہی ٹھیک تماں سپاہی گاڑلوں سے اُترنے اور غار میں داخل ہوتے گئے اور پولیس اُنکا ٹھنڈا گھر جم جوں کو رفتار کیا۔

انسیکلوپریڈر کا عہدہ کچھ دنور کے بعد ابرھماریا گیا اور اُنہیں اعلیٰ انتظامات سے نواز آگیا

۱۲۔ مطریوں کی ایک بہت بڑی ٹیم گرفتار یا دیکھی شی
واصف اور ارمنی عالم گھروالوں کے ساتھ شرمند ہے اور اپنے دشمنوں کے مقابلے میں
لما چاہے۔ ارشاد اور وحاصف نے شرمند تظلوں سے ایک دشمن کی طرف ریکھا۔
۱۳۔ پھر اپنے اپنے کمرے کی طرف جل پڑے

لائچے تری ملا ہے جو کہ انسانوں کی رکھوں میں گردش کرتا ہے تو یہ

حَمْلَةٌ - حَمْلَةٌ كَرْمَلْ

ماہنامہ نوجوان نو شخنبری

5 روپے	قیمت ہی پرچہ
150 روپے	سالانہ قیمت
خرشنبی	ماہنامہ

نوجوان نسل کیلی وادیجہ سرگھر پر کا تربیۃ



جیف ایڈلر - مفضل الرحمن

وہ خوش نصیبِ حن کی تحریر
اس رسالے میں شائع ہوئی ہے
آن کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) عابد الرحمن خان

(۲) نعیم اللہ

(۳) نعیم اللہ
یاسر خان
ارٹیس احمد خان

اوہ اس کے علاوہ جیف ایڈلر -

فضل الرحمن خان

ایس شمارے میں
لخت شریف رسول مقبول علی اللہ عزیز علیہ السلام

(۴) خزانے کی تلاش

(۵) مباحثہ طلاق

(۶) آپ کی پسند

(۷) جنگلی انسانِ نظمِ انظم

(۸) خاندانی و باد

(۹) خوفناک حمزہ رہ

(۱۰) عمر دعیار اور طلبہ خاتم

(۱۱) لخت شریف رسول مقبول علی اللہ عزیز علیہ السلام

(۱۲) آج کا دور اور فلمی دنیا

(۱۳) نوجوان نسل کا لینڈرہ جہور